روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۳

فتح اسلام ۔ توضیح مرام

ازالہ اوہام

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

"رُوحانی خزائن" کی یہ تیسری جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیفات "فتح اسلام"۔ "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" ہر دو حصص پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں تالیفات ۱۸۹۱ء میں مطبع ریاض ہند امرتسر میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھیں۔

ہندوستان میں عیسائیت کی ترقی

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ سارے ہندوستان میں عیسائیوں کے مضبوط تبلیغی مشن قائم ہو چکے تھے۔ مشن سکول اور کالج جگہ جگہ کھولے اور کروڑوں کی تعداد میں کتب پمفلٹ اور اشتہارات مفت تقسیم کئے جا رہے تھے۔ اور ہر جگہ رَبُّنَا الْمَسِیْحُ رَبُّنَا الْمَسِیْحُ کی صدا بلند ہو رہی تھی اور ہمیشہ کے لئے زندہ اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا جو آخری زمانہ میں آسمان سے جلالی نزول فرما کر قوموں کی بادشاہت کریگا جس کے سامنے تمام قومیں اپنا سر جھکائیں گی یسوع مسیح کو قرار دیا جا رہا تھا اور انگریزی حکومت کے اعلیٰ ارکان بھی تبلیغ عیسائیت کے پُشت پناہ بن رہے تھے اور پادریوں کی مساعی کو بنظرِ استحسان دیکھتے اور عیسائیت کی رفتار ترقی کو دیکھ کر یہ خیال کر رہے تھے کہ اب سارا ہندوستان چند سالوں میں عیسائیت کی آغوش میں آ گریگا۔ چنانچہ پنجاب کے ایک لفٹنٹ گورنر چارلس ایچی سن جنہوں نے ۱۲؍ نومبر ۱۸۸۳ء کو مشن چرچ بٹالہ کا سنگِ بنیاد رکھا تھا ۱۸۸۸ء میں عیسائی مشنریوں کے ایک اجلاس کو جس کے صدر اس علاقہ کے بشپ تھے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اسوقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔"

پھر مسیحی مبلّغوں کی خدمات کو سراہتے ہوئے اور اُن کی احسان مندی کا اقرار کرتے ہوئے پنجاب کے گورنروں اور دیگر ممتاز اعلیٰ افسروں کا جنہوں نے مشنریوں کی حوصلہ افزائی کی تھی ذکر کر کے کہا:۔

"وہ ایسے اشخاص تھے جن کے نام کو لوگ بہت عزت اور توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔لارنس منٹگمری۔ ایڈورڈ ۔میکلوڈ۔ ریتل ۔ٹیلر ایسے نام ہیں جو اس صوبے کے ہر گھر میں معروف ہیں۔بعض اس صوبے سے باہر بھی۔ بعض یورپ میں بھی ۔"

"ہمیں امید رکھنا چاہیئے کہ علاقہ جاتی الحاق کے دن ختم ہو چکے ہیں اور انگریزی سلطنت بحری اور پہاڑی علاقوں میں اپنے قدرتی حدود تک پہنچ گئی ہے لیکن ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی بادشاہت کے لئے وقت اور مقام کی کوئی حد بندی نہیں۔جہاں کہیں کوئی انسانی روح پائی جاتی ہے وہاں خدا کی بادشاہت کا قائم کرنا ضروری تھا۔اس کی سلطنت کے لئے مقدر ہے کہ وہ عالمگیر ہو کیونکہ وہی نیکی اور امن کی سلطنت ہے۔"

اور ملک پنجاب کو جیسا کہ "رابرٹ کلارک" نے لکھا ہے وسط ایشیا میں عیسائیت کے مشنری کام کے لئے قدرتی (BASE) قرار دیا ہے۔(دی مشنز ص ۲۴۵)

انگریز یہ خیال کرنے لگے تھے کہ سلطنت کے استحکام کے لئے ہندوستان میں عیسائیت کا پھیلانا ضروری چیز ہے۔یہی وجہ ہے کہ پنجاب کے دوسرے لفٹنٹ گورنر سر آبرٹ منٹگمری نے پنجاب کے مختلف حصوں میں پندرہ گرجا گھر سرکاری خرچ پر تعمیر کرنے کی منظوری حاصل کی اور لارڈ لارنس نے ایک موقعہ پر کہا:۔

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہوسکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں۔" (لارڈ لارنس لائف جلد ۲ ص ۳۱۳)

کیمبرج شارٹ ہسٹری آف انڈیا مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس صفحہ ۱۵، و ۱۶۷ میں لکھا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے اپنی مشیئت کے مطابق ہندوستان کو برطانیہ کے ہاتھ میں اس لئے دیا کہ اس ملک کے لوگ عیسائی بنائے جاسکیں۔"

اور پنجاب کے ایک اور لفٹنٹ گورنر میکلورتھ ینگ نے اپنی ایک تقریر میں کہا:۔

"مشرقی مذاہب میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی ہے اس کو از سر نو تازہ کرنے کی کوشش اس یقین کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے کہ ایک ہستی یہاں ایسی موجود ہے جو محمدؐ۔ بدھ۔ ہندو۔ تثلیث اور گورو نانک سے بڑی ہے۔کیا تم الگ ایک طرف رہو گے اور اس فتح میں حصہ نہ لوگے ...... ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں ایک ہی چیز ہے جو انسانی روح کو اطمینان بخش سکتی ہے یعنی یسوع مسیح کے ذریعہ خدا کی محبت ...... مشنوں کے ساتھ لاپرواہی برتنا اپنے آپ کو بہت بڑا نقصان پہنچانا ہے۔" (دی مشنز ص ۱۵۷)

پھر جو عیسائی ہوتے تھے انہیں اچھی اچھی ملازمتیں مل جاتی تھیں۔مثلاً عبداللہ آتھم اور پادری صفدر علی ڈپٹی بن گئے۔ اور پادری عماد الدین کو بھی یہ عہدہ پیش کیا گیا مگر اُس نے پادری رہنا بہتر خیال کیا

غرض سارے پنجاب میں پادریوں کا ایک جال پھیلایا گیا۔ عیسائی مناد شہروں قصبات اور دیہاتوں میں علانیہ عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہسپتالوں میں باقاعدہ مبلغ مقرر تھے۔ لیڈی ڈاکٹرز علاج کے ذریعہ عیسائیت کا اثر لوگوں کے گھروں تک پہنچاتی تھیں۔ مذہبی معتقدات کے لحاظ سے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے پادریوں کے پاس سب سے بڑا حربہ یہ تھا کہ یسوع مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے اور وہی ہے جو دنیا کی رستگاری اور عالم کی نجات کے لئے آخری زمانہ میں جلالی شان کے ساتھ نازل ہوگا۔ اور تمام انبیاء (بشمول محمد صلعم) وفات پا چکے ہیں اور وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے پس زندہ کو چھوڑ کر مُردوں کے پیچھے لگنا عقلمندی نہیں ہے۔ اور یہی عقیدہ مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کا تھا۔ وہ انہیں خالق طیور۔ محی اموات۔ غیب کی باتیں بتانے والے اور غیر طبعی زندگی پانے والے۔ آسمان پر الآن کما کان کا مصداق یقین کرتے تھے اور آسمان سے اُس کے جلالی نزول کے قائل اور منتظر تھے۔ وہ اُسی کو اپنی تمام مرضوں کا مداوا اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کو اس کے نزول کے ساتھ وابستہ سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے بعض سمجھدار تعلیمیافتہ مسلمان لیڈر بھی یہ خیال کرنے لگے تھے کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا۔ اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے وہ کلیۃً مایوس ہو چکے تھے۔

فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ ازالۂ اوہام

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ملّتِ اسلامیہ کے حال پر رحم فرما کر حضرت میرزا غلام احمد قادیانی پر بذریعہ الہام منکشف کیا کہ

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولاً۔"

چنانچہ آپ نے ۱۸۹۰ء کے آخر میں رسالہ فتح اسلام لکھا جو ۱۸۹۱ء کے اوائل میں چھپکر شائع ہوا۔ اُس میں آپ نے اعلان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق

"مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو" (حاشیہ صلا)

نیز تحریر فرمایا کہ

"مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں" (حاشیہ صلا)

اور مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"اے مسلمانو! سُنو! اور غور سے سُنو کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے جسقدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور ہر مکر و حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت

شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچین قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کاروائیاں ہیں کہ جب تک اُن کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو، اور اس معجزہ سے اس طلسم کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے **اس بندہ** کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔" (فتح اسلام ص۶۰۵)

توضیحِ مرام

اس ڈر سے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے کسی قدر اختلاف کے ساتھ اس عقیدہ کی کہ حضرت مسیح ابن مریم اس عنصری وجود سے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانہ میں آسمان سے اُتریں گے تردید و تغلیط سے اور یہ کہ آنیوالا مثیلِ مسیح ہوگا اور وہ مؤلف ہے بہت سی قلمیں مخالفانہ طور پر اٹھیں گی اور چونکہ اپنی مشہور کردہ رائے سے رجوع کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے مناسب خیال فرمایا کہ مخالفانہ قلمیں اٹھنے سے پہلے پہلے یہ دعویٰ مفصّل و مدلّل طور پر سمجھا دیا جائے اور اس غرض سے آپنے رسالہ **توضیحِ مرام** لکھا جس کے آخر میں زیر عنوان "اطلاع بخدمت علمائے اسلام" اعلان فرمایا:۔

"جو کچھ اس عاجز نے مثیلِ مسیح کے بارے میں لکھا ہے یہ مضمون متفرق طور پر تین رسالوں میں درج ہے۔ یعنی فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالۂ اوہام میں۔ پس مناسب ہے کہ جب تک کوئی صاحب ان تینوں رسالوں کو غور سے نہ دیکھ لیں تب تک کسی مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کے لئے جلدی نہ کریں۔"

اسی اثناء میں ۱۸۹۱ء میں جبکہ آپ لدھیانہ میں مقیم تھے "ازالۂ اوہام" کا مسوّدہ تیار کرنا شروع کر دیا جس کا ایک حصّہ "قولِ فصیح" میں شائع بھی کرا دیا جو مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی بھیجا گیا۔

ازالہ اوھام میں آپ نے قرآن مجید و احادیثِ صحیحہ سے مسئلۂ وفاتِ مسیح پر سیر کن بحث کی اور لفظ نزول و توفی اور رفع اور خروج دجّال کی حقیقت بیان کی۔ اور نہایت قوی دلائل سے اپنا مثیلِ مسیح ابن مریم ہونا ثابت کیا۔

اور اس میں آپ نے بطور آخری وصیت اور ایک راز کی بات کے یہ بھی تحریر فرمایا :-

"خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دوگے۔
. . . . اور دوسری تمام بحثیں اُن کے ساتھ عبث ہیں۔ اُن کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے اس لئے اُس نے **مجھے بھیجا ہے** اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔" (صـ۴۰۲)

لیکن علماء نے "ازالہ اوہام" کی تکمیل کا انتظار کئے بغیر بذریعہ تحریر و تقریر آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ان رسائل کو پڑھ کر اپنے رسالہ "اشاعۃ السنہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ

"اہلِ اسلام کی پبلک میں کہتا ہے کہ مسیح موعود جس کے قیامت سے پہلے آنے کی قرآن و حدیث میں خبر ہے مَیں ہوں اور حضرت مسیح ابن مریم نبی اللہ فوت ہو چکے ہیں۔"

یہ لکھا کہ :-

"اس صورت میں "اشاعت السنہ" کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے۔ اور جملہ مضامین سابقہ کو چھوڑ کر ہمہ تن اسی کے دعاوی کے ردّ کے درپے ہو۔ اس کے اصولِ باطلہ کا ابطال کرے اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لاوے۔ اس کی موجودہ جماعت و جمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہلِ حدیث کو جن کا یہ خادم ہے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچاوے۔"

اور لکھا :-

"اشاعۃ السنہ کا ریویو براہین اس کو امکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا۔ ..... صرف اشاعۃ السنہ کے ریویو نے فرقۂ اہل حدیث اور اپنے خریداروں کے خیال میں اس کے الہام و ولایت کا امکان جما رکھا تھا اور اس کو حامیٔ اسلام بنا رکھا تھا۔

لہذا اسی (اشاعۃ السنہ) کا فرض اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اُس نے جیسا

اس کو دعاوی قدمیہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی اِن دعاویٰ جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے اور تلافیٔ مافات عمل میں لا دے جب تک یہ تلافی پوری نہ ہولے تب تک بلاضرورتِ شدیدہ کسی دوسرے مضمون سے تعرض نہ کرے ۔"

دیکھو رسالہ
"اشاعۃ السنۃ"
جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۳ و ۴

اور مولوی عبدالرحمن صوفی صافی نے جیساکہ مولوی محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف الہامات سُنا کر

" خاکسار کو یہ فرمایا کہ مَیں نے اِن لوگوں کے مقابلہ میں تیرے قائم رہنے کی بابت خدا تعالیٰ سے بطور استخارہ دُعا کی تھی۔ اس کے جواب میں مجھے یہ الہام ہُوا ہے لکلّ فرعون موسیٰ یعنی ہر فرعونے را موسیٰ ۔ لہٰذا آپ اس مقابلہ کے لئے قائم اور مستعد رہیں۔ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں گے ۔ کہ وہ خدا تمہاری مدد کرے اس پر قائم اور مستقیم رکھے " ۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ حاشیہ صفحہ ۲۵)

چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے جیساکہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے پہلے حضرت مولٰنا حکیم نورالدینؓ سے امور مندرجہ فتحِ اسلام و توضیحِ مرام سے متعلق تمہیدی گفتگو ہوئی اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو اس وقت لدھیانہ میں مقیم اور ازالہ اوہام تحریر فرما رہے تھے مباحثہ سے متعلق خط و کتابت شروع ہو گئی اور اسی طرح دوسرے علماء نے بھی تحریر و تقریر کے ذریعہ زہر اُگلنا شروع کیا اور " شہاب ثاقب بر مسیح کاذب " اور "مثنوی رومی کی حکایت شغال کا دیانی کے حسب حال" مع حکایت بوم و شیر۔ اور سی حرفی "چودھویں صدی دا جھوٹا مسیح " وغیرہ نہایت دلآزار کتابیں ان کی طرف سے شائع کی گئیں اور شہر لدھیانہ میں تو مخالفت کا ایک طوفان برپا تھا۔ مختلف محلہ جات میں آپ کے خلاف لیکچر کرائے گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی ثابت کرنے کے لئے پورا پورا زور لگایا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ قرار دینے اور مسیح موعود کے دعویٰ پر آپ کی اور آپ کے متبعین کی علانیہ تکفیر کی گئی اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک استفتاء مرتب کیا جس میں مذکورہ بالا تینوں رسالوں کی عبارات قطع برید کر کے پیش کیں۔ اور اگست ۱۸۹۱ء میں ایک لمبا سفر اختیار کر کے مختلف علماء و فضلاء ہندوستان و پنجاب کا فتویٰ حاصل کیا۔ اس فتوے میں آپ کے متعلق عربی اور اردو زبان میں جو الفاظ تکفیر و تفسیق کے لئے مل سکتے تھے استعمال کئے گئے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ازالہ اوہام" میں اپنے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا :-

" اے میرے دوستو ! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں

کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے ۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا وہ خیال کریگا کہ وہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے ۔ اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئینگے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائینگے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی ..... خدا بڑی دولت ہے اسکے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ ۔ وہ بڑی مراد ہے اسکے حاصل کرنے کیلئے جانیں فدا کرو۔"

مباحثات ، تقریروں اور تحریروں میں آپ کے دعویٰ سے متعلق جو اعتراضات یا سوالات کئے گئے ان کے جوابات آپ نے ازالہ اوہام میں دیئے ۔ فتاویٰ تکفیر کے متعلق آپ نے فرمایا :-

"میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں ۔ بلکہ میں اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اُس (یعنی خدا) کا اور اس کے رسولؐ کا اور اس کی کلام کا جلال ظاہر کروں ۔ مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پرواہ ۔ میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے ۔ ہاں میں اس میں لذّت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں ۔ اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں ۔ اور دعوتِ مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں ۔ میں اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے قریباً سب کچھ کرنے کے لئے مستعد ہوں ۔ اور جانفشانی کے لئے راہ پر کھڑا ہوں ...... اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا اور میرے تمام ارادے اور اُمیدیں پوری کر دیگا ۔" (ص۵۱۹)

مسئلۂ نبوّت

کتاب "فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان" ۱۸۹۱ء میں ایک وجہ تکفیر کی آپ کا دعویٰ نبوت بیان کی گئی ہے ۔ مگر ساتھ ہی اس فتویٰ میں یہ بھی بہ تصریح بیان کیا گیا ہے کہ جب عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے تو وہ نبی ہوں گے ۔ چنانچہ اسی فتویٰ میں ابو داؤد کی حدیث لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ کو نقل کر کے لکھا ہے کہ

"اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح ۔"
(اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵)

پھر لکھتے ہیں :-

"ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا۔ اور نبی نہ ہوگا۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ ع ۶ ص ۱۶۷)

پس ان کے نزدیک گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مستقل نبی تو آسکتا ہے لیکن آپ کی اُمت سے کوئی شخص مقامِ نبوت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسی فتوٰی میں لکھا ہے۔

"نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتی ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئ نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجّال و کذّاب ہے ...... اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوّت جزئی اور غیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجّال اور کذّاب ہونے میں کیا شک ہے۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ ع ۶ ص ۱۸۰)

اور لکھتے ہیں :-

"قادیانی کا محدث ہونیکا دعوٰی کرنا اور نبوتِ جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن وحدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت خَاتَمَ النَّبِیّٖن اپنے اطلاق وعموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہوسکیگا۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ ع ۶ ص ۱۴۱)

پس ایک طرف تو اس وقت کے علماء حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بحیثیت نبی تشریف لائیں گے اور اُن پر لفظ نبی اطلاق پائے گا لیکن دوسری طرف وہ ایسی نبوت کو جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے حاصل ہوئی ہو کفر اور دجالیّت قرار دیتے تھے۔

ازالہ اوہام کے حوالجات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ توضیح مرام اور متعدد جگہ ازالہ اوھام میں نبوت سے متعلق بحث کی ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں :-

۱۔ "حضرت عیسیٰؑ کا بحیثیت نبی نزول فرمانا ختم نبوت کے منافی ہے۔" (ص ۲۴۹)

۲۔ "کیونکر ممکن تھا کہ خاتم النبیّین کے بعد کوئی اور نبی اس مفہوم تام اور کامل کے ساتھ جو نبوتِ تامہ کی شرائط میں سے ہے آسکتا ہے۔" (ص ۳۸۷)

۳۔ "ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے بھی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی کر کے بھی بیان کیا گیا ہے ...... صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ

کی صفت سے متصف نہیں ہو گا۔ ہاں نبوّت ناقصہ اُس میں پائی جائیگی۔ جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت کی اس میں پائی جائیں گی جیساکہ محدث میں ان دونوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ لیکن صاحب نبوتِ تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" (ص۴۱)

۴۔ "خدا وعدہ کرچکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔" (ص۴۱۶)

۵۔ آیت خاتم النّبیّین کا ذکر کرکے فرماتے ہیں:۔

"وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنیوالا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا۔" (ص۴۳۱)

۶۔ "قرآن کریم بعد خاتم النّبیّین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ نیا رسول ہو یا پرانا کیونکہ رسول کو علمِ دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور بابِ نزولِ جبرئیل بہ پیرایۂ وحیٔ رسالت مسدود ہے۔" (ص۵۱۱)

۷۔ "سوال:۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ الجواب۔ نبوت کا دعویٰ نہیں محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبۂ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے...... قرآن شریف میں نبوت کے ساتھ اور رسالت کے ہم پہلو بیان کی گئی ہے۔" (ص۳۲۱)

۸۔ "رسول اور امتی کا مفہوم متبائن ہے۔ اور نیز خاتم النّبیّین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔" (ص۴۱۰)

اسی طرح ۱۹۰۱ء سے پہلے بعض اشتہارات اور کتب میں ایسے حوالجات موجود ہیں جن میں نبوت سے انکار کیا گیا ہے۔ اور اپنا "نبی" ہونا بمعنی محدث لیا ہے۔ مثلاً "آسمانی فیصلہ" مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں لکھا ہے:۔

"میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

اسی طرح ایک اشتہار مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں:۔

"ہم مدعیٔ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"

لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد کی تالیفات میں اپنے آپ کو صاف طور پر نبی بھی لکھا ہے اور رسول بھی اور اُسے محدثیت یا جزئی نبوت سے تعبیر نہیں فرمایا۔

۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالجات

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا کا ذکر کرکے فرماتے ہیں کہ اس آیت سے بھی

"آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

۲۔ پھر اسی آیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبتناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔" (تجلیات الہیہ صفحہ ۹ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

۳۔ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول رکھا جاتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا کہ واخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا ہے واخرین منهم۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ منهم کی ضمیر اصحاب کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منهم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

۴۔ اور فرماتے ہیں:۔

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

۵۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ تو اس آیت کا مصداق ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

۶۔ یکم مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:۔

"اس کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آوے گا اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپ کے بعد نہیں آسکتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی مُہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔" (الحکم ۱۰ر مئی ۱۹۰۸ء)

۷۔ "بجز آپ کے کوئی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ و ۲۸)

۸۔ آیت نُفِخَ فِي الصُّوْرِ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِس جگہ صُور کے لفظ سے مُراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اُس کے صُور ہوتے ہیں۔" (چشمۂ معرفت ص۸۳ ۱۹۰۷ / ۱۹۰۸ء)

۹۔ " ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اُس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص۴۸ ۱۹۰۲ء)

۱۰۔ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

۱۱۔ اپنے آخری خط مندرجہ اخبارِ عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں:۔

"سو مَیں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر مَیں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مَیں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ مَیں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔"

۱۲۔ "بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ ۱۹۰۶ء)

۱۳۔ " (آنیوالا عیسیٰ) باوجود امتی ہونے کے وہ نبی بھی کہلائیگا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۲)

۱۴۔ "مَیں نبی ہوں اور امتی بھی تا کہ ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی۔" (آخری خط مندرجہ اخبارِ عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

۱۵۔ "اِس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہُوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۸ حاشیہ)

اِن حوالہ جات میں آپ نے قرآن مجید کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کی بنا پر اپنے آپ کو رسول اور نبی قرار دیا ہے اور ازالہ اوہام سے نقل کردہ حوالجات نمبر ۵ و ۶ و ۷ میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پُرانا۔ اِن دونوں قسموں کے حوالہ جات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو ان میں کوئی حقیقی تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ جب آپ اپنے نبی ہونے کو بمعنی محدّث لیتے تھے تو اُس وقت آپ کے سامنے نبی اور رسول کی مندرجہ ذیل ایک خاص تعریف تھی جو عام طور پر مسلمانوں میں رائج تھی جیسا کہ حضور علیہ السلام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۸۹۹ء)

اور اسی کو حضور نبوتِ تامہ یا نبوتِ مستقلہ سے تعبیر فرماتے تھے اور چونکہ اس تعریف کی رُو سے آپ نبی یا رسول نہیں ٹھہرتے تھے۔ اس لئے آپ لفظ نبی کی تاویل کرکے اپنے آپ کو محدث قرار دیتے رہے لیکن جب الہامات میں بکثرت آپ لفظ رسول اور نبی سے پکارے گئے۔ تو بار بار کے الہامات نے آپ کی توجہ کو نبی کے حقیقی مفہوم کی طرف پھیرا۔ تب آپ پر یہ منکشف ہوا کہ نبی ہونے کے لئے جو مذکورہ بالا تعریف میں شروط لگائی گئی ہیں وہ نبی ہونے کے لئے بطور شرط نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحبِ شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ ۱۲۸)

اور فرمایا :۔

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)

چونکہ یہ شروط آپ میں پورے طور پر متحقق تھیں اس لئے آپ نے خدا کی تفہیم کے مطابق نبی سے مُراد بجائے محدث لینے کے اپنے لئے نبی اور رسول کے الفاظ کا استعمال شروع کر دیا۔ اور اعلان فرمایا۔

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اُسے پکارا جائے اگر کہو اُس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو مَیں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

اور چونکہ یہ انعام نبوت اور یہ روحانی مقام آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے اور آپ کی کامل پیروی کے نتیجہ میں ملا تھا اس لئے آپ امتی نبی کہلائے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہی دعویٰ آپ کا شروع سے رہا ہے۔ جیسا کہ ازالہ اوہام میں بھی آپ نے تحریر فرمایا ہے :۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی بھی کہا گیا ہے اور امتی بھی۔۔۔۔۔۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" (صـ ۱۴)

اور جب یہ فرمایا "کہ رسول اور امتی کا مفہوم متبائن ہے" تو اسکی یہ تشریح بھی فرمادی کہ :۔

"صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اسکا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رُو سے بالکل ممتنع ہے۔" (صفحہ ۵۷۰)

اور جب فرمایا کہ "خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔" تو اس کے معًا بعد یہ بھی تشریح فرما دی:-

"ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھتا جسکو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں وہ اس تحدید سے باہر ہے کیونکہ وہ بباعث اتباع اور فنا فی الرسول ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے۔ جیسے جزو کل میں داخل ہوتی ہے۔ لیکن مسیح ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی جس کے ساتھ جبرئیل کا نازل ہونا ایک لازمی امر سمجھا گیا کسی طرح امتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس پر اس وحی کا اتباع فرض ہوگا جو وقتاً فوقتاً اس پر نازل ہوگی۔ جیسا کہ رسولوں کی شان کے لائق ہے۔ اور جب وہ اپنی وحی کا متبع ہوا اور جو نئی کتاب نازل ہوگی اس کی اس نے پیروی کی تو پھر وہ امتی کیونکر کہلائیگا۔" (صفحہ ۴۱۰ و ۴۱۱)

اسی طرح جہاں فرمایا کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔ تو وہاں بھی اس امر کی تصریح فرما دی کہ اگر مسیح ابن مریم کا نزول تسلیم کیا جائے تو پھر قرآن کریم منسوخ ہو جائیگا۔

"لیکن خدا تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھیگا کہ ایک رسول کو بھیجکر جس کے آنے کے ساتھ جبرئیل کا آنا ضروری امر ہے اسلام کا تختہ ہی اُلٹ دیوے۔ حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔" (صفحہ ۵۸۶)

اور یہی تفصیل صفحہ ۴۴۱ و ۴۳۲ میں بیان کی گئی ہے۔ پس دونوں قسم کے حوالجات کی تطبیق وہی ہے جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرمائی ہے کہ

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔"

پس امتی اور نبی ہونے کا دعویٰ آپ کا ابتداء سے ہے۔ صرف نبی اور رسول کی مسلمانوں میں مشہور اصطلاحی تعریف کے مدّنظر آپ پہلے اپنے متعلق نبی کے لفظ کو بمعنے محدث لیتے رہے۔ لیکن مسئلہ اقسام نبوت کی حقیقت منکشف ہونے پر منشائے الٰہی کے مطابق آپ "نبی" بمعنے محدّث لینے کی بجائے اپنے لئے نبی اور رسول استعمال کرنے لگے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ و لکل ان یصطلح - اور مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

پس آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی ہو کر آپ کی کامل اتباع کی برکت سے اللہ تعالےٰ سے نبی کا نام پایا تا یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دوسرے انبیاء کے مقام سے بہت بلند و بالا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اُس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اس کو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ اِن معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت آپ پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہی کے فیض اور ان ہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی۔"

(مضمون ملحقہ چشمۂ معرفت صفحہ ۹)

پس دنیا میں عزت و فخر کے وہ لوگ وارث ہونگے جو سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ بالا خاص فخر کا مالک یقین کرینگے اور آپ کے اس بلند و بالا مرتبہ پر ایمان رکھیں گے کہ آپ کی پیروی کی برکت سے اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی کمال حتٰی کہ نبوت کا مقام بھی بوقتِ ضرورت حاصل ہو سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کتابت کی غلطیوں سے متعلق ضروری گذارش

ہمارے ملک میں موجودہ طریق کتابت وطباعت کی وجہ سے انتہائی کوشش اور توجہ کے باوجود عموماً ہر کتاب میں بعض غلطیاں رہ جاتی ہیں اس سے وہ کتابیں بھی مستثنیٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شائع ہوئیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "انجام آتھم" میں فرماتے ہیں:۔

"میری کتابوں میں بھی سہو کاتب اور بغیر ارادہ لغزش قلم کی بعض غلطیاں پائی جاتی ہیں۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں کتابت کی غلطیوں یا سہو ونسیان کی غلطیوں کا پایا جانا قابل تعجب نہیں ہے لیکن ہم نے یہ اصول اختیار کیا ہے کہ جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے حضور کی نگرانی میں چھپنے والی کتاب چھپ گئی اُسے بعد میں محض اپنے قیاس سے بدلنا ہرگز درست نہیں کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ تحریف کا دروازہ کھل سکتا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ پس ہم نے کتابت کی صریح غلطیوں کو بھی نظر انداز کر کے نقل مطابق اصل کا اصول اختیار کیا ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ قرآن شریف کی کوئی آیت یا حدیث نبوی کا کوئی حصّہ کاتب کی غلطی سے یا سہواً غلط چھپ گیا ہے تو اُسے درست کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تصحیح کے لئے ہمارے پاس یقینی اور قطعی ذریعہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی ایسا کرنا جائز سمجھا گیا ہے۔

ہم نے تینوں کتابوں کے اس طبع کو طبع بار اوّل کے مطابق جو مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھوٹی تقطیع پر شائع ہوا تھا مطابق رکھنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی اگر اس طبع میں طبع بارِ اوّل سے کسی لفظ میں اختلاف پایا جائے تو طبع اوّل کے لفظ کو درست سمجھا جائے۔ طبع بارِ اوّل کے صفحات حاشیہ پر دیئے گئے ہیں۔ اور صفحہ کے نیچے قرآن مجید کی آیات کے حوالے اور بعض الفاظ کے متعلق بھی نوٹ دیے گئے ہیں۔

خاکسار
جلال الدین شمس
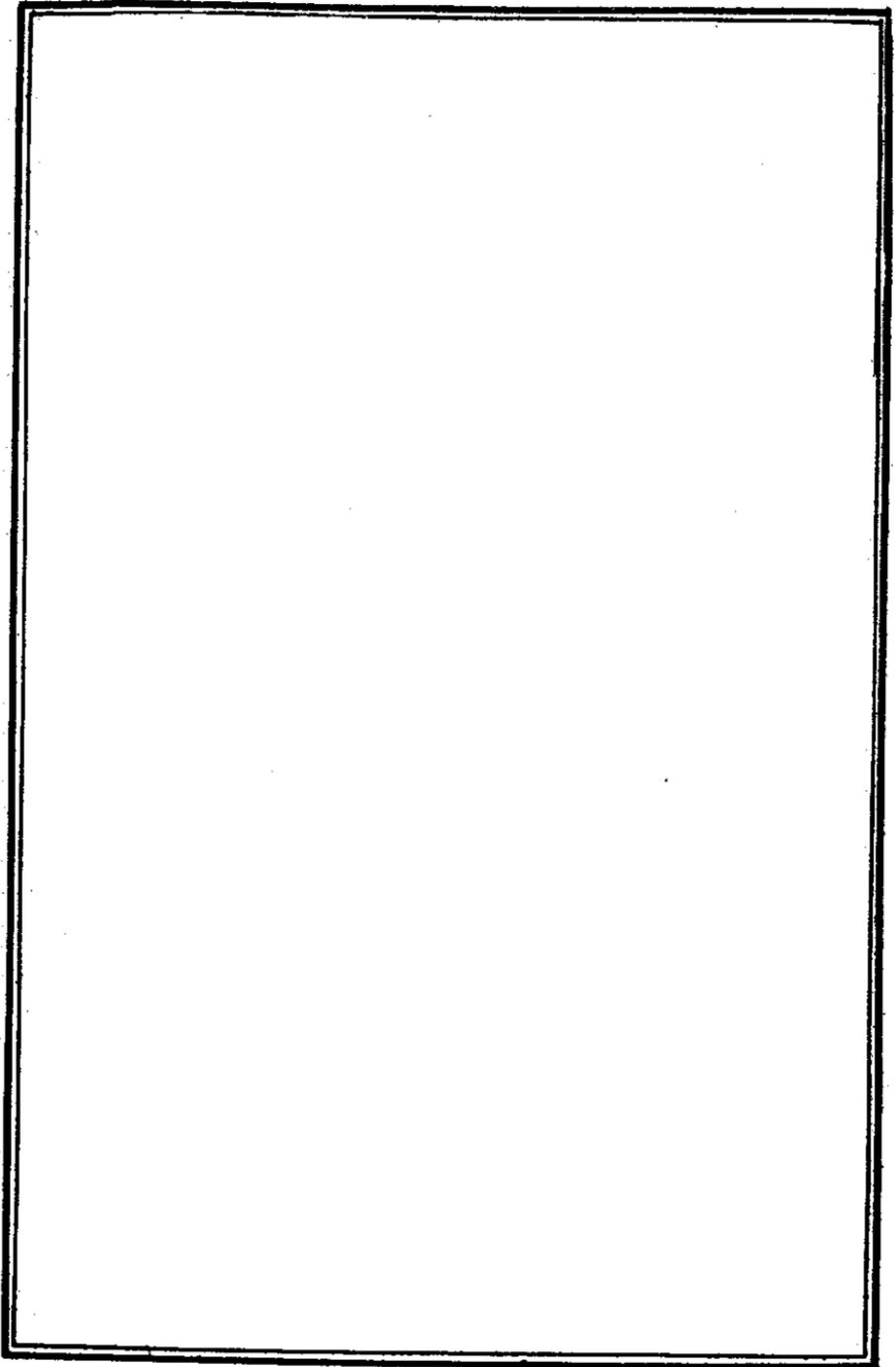
اِنڈیکس مضامین

انڈکس روحانی خزائن جلد سوم

فہرست مضامین رسالہ "فتح اسلام"

فہرست مضامین "توضیح مرام"

ر

روح القدس

س

سجدہ

سعدیؒ

سکینت

سورج

سیارات

ظ

ظہور

ف

فرشتے

فہرست مضامین "ازالہ اوہام" ہر دو حصہ

الف

اللہ تعالیٰ

آدمؑ

آدم سے مشابہت

آیات قرآنیہ

(امام) ابوحنیفہؒ

ابوداؤد

ابوطالب

اجتہادی غلطی

اجماع

احمد

احمدی

۲۔ الہام اور کشف کو حجت ماننے والے علماء کا ذکر بحوالہ اشاعۃ السنہ ص ۱۷۶

۳۔ الہام اور کشف صداقتِ اسلام کا اعلیٰ درجہ کا نشان ہے، ص ۱۷۸

۴۔ الہام کی دو قسمیں رحمانی اور شیطانی ص ۴۳۹

۵۔ رحمانی الہامات بابرکت نشانوں سے شناخت کئے جاتے ہیں ص ۴۴۱

۶۔ الہام ولایت وعامہ مومنین بجز موافقت قرآن مجید حجت نہیں۔ ص ۴۴۰

۷۔ الہام ربّانی کے فوائد

(الف) الہام سے عرفان الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

(ب) یقینی معرفت جو ہماری نجات کی مدار بھی ہے حاصل ہوتی ہے۔ ص ۳۲۷

۸۔ اس اعتراض کا جواب کہ اکثر مدعیان الہام کو معرفت میں کچھ ترقی حاصل نہیں ہوتی۔ ص ۳۲۹

الہامات

۱۔ حضرات غزنوی اور مولوی محی الدین صاحب کے الہامات کہ آپ جہنمی ہیں ملحد اور کافر ہیں کے جواب میں کچھ مختصر تحریر۔ ص ۴۳۸

۲۔ اور ان دونوں کے الہامات شیطانی ہونے کی دلیل ص ۴۴۰ و ۴۴۱

۳۔ صدہا پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے میں نے اپنے الہامات کو من جانب اللہ سمجھا ص ۴۴۱

۴۔ الہامات میں مقابلے کیلئے مخالفین کو دعوت کہ وہ بھی ایسی پیشگوئیوں پر مشتمل اپنے الہامات شائع کریں۔ ص ۴۴۳

الہامات مسیح موعود مندرجہ "ازالہ اوہام"

اردو الہامات

۱۔ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کُتر رہے ہیں۔ ص ۱۴۰ حاشیہ

۲۔ ان کو کہہ دے کہ مَیں عیسیٰؑ کے قدم پہ آیا ہوں ص ۴۴۲

۳۔ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ الخ ص ۴۴۲

۴۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا الخ ص ۱۰۱ و ص ۳۲۳

۵۔ "غلام احمد قادیانی" میں ظہور مسیح موعود کا زمانہ۔ تیرہ سو (۱۳۰۰) کشفی رنگ میں بتایا گیا اور یہ کہ اس نام کا کوئی شخص اس وقت موجود نہیں۔ ص ۱۹۰

۶۔ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولًا الخ ص ۴۰۲

۷۔ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا۔ ص ۴۴۲

۸۔ نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگان خدا کو بہت صاف کر رہا ہے۔ اس سے زیادہ کہ کبھی جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو ص ۳۰۵ اور ص ۳۹۹ میں "وہ روحانی بیماریوں کو" لکھا ہے۔

عربی زبان میں الہامات

۱۔ اخرج منہ الیزیدیون حاشیہ ص ۱۳۸ اس کی تشریح حاشیہ ص ۱۶۷

۲۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم۔ ص ۳۴۳، ص ۴۶۷ و ص ۴۷۴

۳۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین متعلقہ پیشگوئی مرزا احمد بیگ ص ۳۰۶

۴۔ الحمد للہ الذی اذہب عنی الحزن و

فارسی الہامات

امام حسین

امداد

ب

پ

پادری

پولوس

پیشگوئی اور پیشگوئیاں

دکھایا جانا۔ غلبۂ روم کی پیشگوئی کے متعلق حضرت ابوبکرؓ کا ابوجہل سے تین سال کی شرط لگانا اور آنحضرتؐ کا نو برس تک کے لئے ترمیم فرمانا۔ ص ۳۱۰

۱۷۔ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی کو سب نے بالاتفاق قبول کیا ہے۔ ص ۴۰

۱۸۔ اجماع پیشگوئی نزول مسیح عند المنارہ پر امت کا کبھی اجماع نہیں ہوا۔ اور اس کا ثبوت ص ۱۷۲

۱۹۔ پیشگوئی نزول مسیح کے متعلق یہ دعویٰ غلط ہے کہ صحابہؓ اور اہل بیت اسی طرح مانتے چلے آئے ہیں۔ ص ۱۷۳ و ص ۳۰۶ و ص ۳۰۷

۲۰۔ پیشگوئیوں سے اجماع امت کو کوئی تعلق نہیں۔ ص ۳۰۸

۲۱۔ سلف صالح سخت حریص تھے کہ کوئی پیشگوئی پوری ہو۔ آنحضرتؐ کی پیشگوئی کو کہ حرم کعبہ میں مینڈھا ذبح کیا جائیگا حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کو اس کا مصداق قرار دیا۔
اطولکن یدًا کی پیشگوئی کو حضرت زینبؓ پر لگا دیا حالانکہ آنحضرتؐ کے روبرو بیویوں نے ہاتھ ناپ کر سودہؓ کو اس پیشگوئی کا مورد یقین کیا تھا۔ ص ۲۹۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

۱۔ ہندو قوم سے متعلق کہ بڈھے لکھوں میں سے کوئی ہندو دکھائی نہ دیگا۔ ص ۱۱۹

۲۔ مالیخولیا اور مجنون کہنے سے براہین کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ تجھے مجنون کہیں گے۔ ص ۱۲۱

۳۔ مسیح آچکا۔ تمہاری امید موہوم ہرگز پوری نہ ہوگی۔ یہ زمانہ گذر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اترتے نہیں دیکھے گا۔ ص ۱۲۹

۴۔ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا۔ فرزند دلبند الخ ص ۱۸۰

۵۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ ص ۴۰۳

۶۔ صدہا پیشگوئیاں پورا ہونے سے میں نے اپنے الہامات کو منجانب اللہ سمجھا۔ ص ۴۴۱

۷۔ وہ پیشگوئیاں جن پر میری سچائی کا حصر ہے ص ۴۴۱-۴۴۳

۸۔ پیشگوئی لیظہرہ علی الدین کلہ یعنی تمام ادیان باطلہ پر غلبۂ اسلام کی پوری ہوکر رہیگی اور لیمکنن لھم دینھم یعنی تمکین دین بھی اللہ تعالیٰ کمال کو پہنچائیگا۔ ص ۴۹۷ و ص ۵۱۵

۹۔ (الف) مولوی محمد حسین بٹالوی اگر اپنے تعصب و پست خیال سے تائب نہیں ہونگے تو خدا تعالیٰ انکے علم کی پردہ دری کریگا اور ان کو انکا اصلی چہرہ دکھائیگا۔ ص ۵۷۳

(ب) آپ دین کے حقیقی علم سے بے خبر ہیں خدا تعالیٰ آپ کے ہر یک تکبر کو توڑ دیگا۔ اور آپ کا چہرہ آپ کو دکھلا دے گا۔ وہ امور جن کا وہ جواب نہیں دے سکے ص ۵۷۴

پیلاطوس

پیلاطوس کا ذکر۔ پیلاطوس کی بیوی کے خواب کا منشا یہ تھا کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچایا جائے۔ ص ۲۹۵

ت

نئی تفسیر قرآن

انگریزی تفسیر القرآن

نئی تفسیر

تکبّر

تکفیر

حیات بعد الموت

خ

خاتم النبیین

دشنام

عیسائی

۱۔ عیسائیوں کا عقیدہ مسیح کے آسمان پر جانے اور دوبارہ آنے کا متفق علیہ نہیں ہے۔ متی اور یوحنا نے ان کا آسمان پر جانا بیان نہیں کیا۔ اور مرقس اور لوقا نے کیا ہے اور وہ دونوں حواری نہیں۔ ص ۳۱۹

۲۔ عیسائیوں کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ چھ کروڑ کتابیں وساوس و شبہات پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کر چکے ہیں۔ ص ۴۹۶۔۴۹۷

عیسائیوں

(مولوی صاحبان سے خطاب) کہیں عیسائیوں کے خدا کو مرنے بھی دو کب تک اس کو حیّ لایموت کہتے جاؤ گے۔ ص ۳۵۱

غ

غزنوی

۱۔ مولوی عبداللہ غزنوی کی تعریف کہ وہ مردانِ خدا میں سے اور مکالمہ الٰہیہ سے بھی مشرف تھے الیٰ آخرہ ص ۱۴۳ حاشیہ

۲۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خواب میں دیکھنا اور اپنے ایک دوسرے خواب کی تعبیر دریافت کرنے پر ان کا یہ تعبیر فرمانا کہ خدا تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لیگا اور دشمنوں پر آپ کے ذریعہ اتمام حجت ہوگا۔ حاشیہ ص ۱۴۴۔۱۴۶

۳۔ انہیں آیات قرآنیہ کا الہام ہونا ص ۲۶۲

۴۔ ان کا الہام کہ یہ عاجز منجانب اللہ مامور ہونے والا ہے ص ۲۶۴

۵۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں آیت قد افلح من زکّٰھا اور انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین کا الہام ہونا۔ ص ۲۶۴

"غلام احمد قادیانی"

کشفی طور پر معلوم ہوا کہ اس الہام میں حروف تہجی کے اعداد کے لحاظ سے تیرھویں صدی پر ظہور مسیح موعود کی تاریخ مضمر تھی۔ ص ۱۸۹

(میرزا) غلام قادر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے بھائی میرزا غلام قادر کو کشف میں قرآن مجید پڑھتے دیکھنا حاشیہ ص ۱۴۰

(میرزا) غلام مرتضیٰ

والد ماجد حضرت مسیح موعود علیہ السلام رنجیت سنگھ کے زمانہ میں پھر قادیان آکر آباد ہوئے۔ حاشیہ ص ۱۶۵

غیاث الدولہ

سلطنت مغلیہ کا وزیر جو قادیان میں آیا اور مرزا گل محمد صاحب سے ملاقات کی اور انہیں مرد اولوالعزم متقی اور بیدار مغز پاکر چشم پُرآب ہوگیا حاشیہ ص ۱۶۲

غیبی مدد

مَیں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ ایک دستِ غیبی مجھے مدد دے رہا ہے۔ ص ۵۱۹

ف

فتح کی پیشگوئی

۱۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری فتح ہے کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ ص ۴۰۳

۲۔ سیفی فتح کچھ چیز نہیں۔ سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف و حقائق اور صداقتوں کے لشکر کے ساتھ ہو۔ ص ۴۶۵

فرشتوں کا نزول
آسمانی مصلح کے وقت فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور
طبائع انسانی میں تفتیش مذہب کے لئے تحریک ہوتی ہے۔
ص ۱۵۵

فتویٰ تکفیر
مولویوں کے فتاوئ تکفیر کی مذمت کہ انکی کوشش یہی ہے
کہ اسلام سے لوگوں کو خارج کریں ص ۴۲۱

فضل دین
حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے اخلاص و قربانی کا ذکر
ص ۶۲۳

ق

قادیان
۱۔ قادیان کی دمشق سے مشابہت اور اس میں یزیدی الطبع
لوگوں کا پایا جانا۔ اور اس سے متعلق دو الہام۔
حاشیہ ص ۱۳۸ و حاشیہ ص ۱۶۷-۱۶۸

۲۔ الہامی نوشتوں میں قادیان کے بطور پیشگوئی لکھا
جانے سے کیا مراد ہے۔ ظاہری طور پر کسی کتاب
حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا
موجود نہیں الہام بتاتا ہے کہ ان میں بطور پیشگوئی
قادیان کا نام ضرور ہے اس لئے کسی دوسرے پیرایہ
میں ضرور لکھا ہوا ہے اور اسکی تفصیل حاشیہ ص ۱۳۹

۳۔ قادیان کا پہلا نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا۔
اور اس کی وجہ حاشیہ ص ۱۶۰

۴۔ ایک کشف میں قادیان کا نام قرآن شریف میں
لکھا ہوا دیکھنا اور کہنا کہ تین شہروں یعنی مکہ مدینہ
اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج
ہے۔ حاشیہ ص ۱۴۰

قادیانی
الہام "غلام احمد قادیانی" میں ظہور مسیح موعود کی تاریخ
۱۳۰۰ بتائی گئی ہے اور یہ کہ اس وقت دنیا میں اس نام
کا کوئی شخص نہیں۔ ص ۱۹۰

قبر
مسیح موعود کے آنحضرت صلعم کے ساتھ قبر میں دفن ہونے
سے معیتِ معادی کی طرف اشارہ ہے۔
ص ۳۵۱-۳۵۲ و ص ۴۷۸

قتل خنزیر
مسیح موعود کے قتل خنزیر سے کیا مراد ہے ص ۱۴۲ حاشیہ و ص ۱۴۶

قصیدہ بزبان فارسی جس کا پہلا بیت ہے
جائیکہ از مسیح و نزدلش سخن رود
گویم سخن اگرچہ ندارند باورم
ص ۱۸۰-۱۸۵

قرآن شریف
۱۔ قرآن شریف یورپ کے بعض اخلاق سے متفق نہیں ص ۱۱۶

۲۔ قرآن خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا
نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر
سے نہ زیادہ ہو سکتا ہے اور نہ کم ہو سکتا ہے اور آئندہ کوئی
وحی یا الہام احکام فرقانی کی تبدیل یا تغیر کی نہیں ہو
سکتی۔ ص ۱۷۰

۳۔ قرآن شریف کا معجزہ کا یہ ہے کہ وہ جامع
جمیع دقائق و معارفِ الٰہیہ ہے حاشیہ ص ۲۵۵

۴۔ مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والا کے اس اعتراض کا
جواب کہ قرآن شریف کے ایسے معنے کرنا جو پہلوں سے
منقول نہیں الحاد ہے۔
ص ۲۵۴ و ص ۲۶۳

۵ - اگر قرآن کے معانی کو بزمانہ گذشتہ مقید سمجھا جائے تو قرآن شریف معجزہ نہیں رہ سکتا ۔ ص ۲۵۵

۶ - قرآن شریف کا کھلا اعجاز یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے اور ہر زمانہ کے شبہات کا پورا پورا مقابلہ کرتا ہے ص ۲۲۵ و ۲۵۸

۷ - قرآن شریف کے عجائبات صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کی طرح کبھی ختم نہیں ہو سکتے ۔ ص ۲۵۸

۸ - نئی تفسیریں جو مؤلف پر کھلی ہیں اُن کی مثالیں ص ۲۵۸ — ۲۶۱

۹ - قرآن مجید کے خاتم الکتب ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر زمانہ کے ہر یک رنگ کے ساتھ مناسب حال تدارک کرتی ہے ص ۲۶۰

۱۰ - کامل ملہم پر عجائباتِ مخفیہ قرآنی ظاہر ہوتے رہے ہیں اور بسا اوقات ملہم کے دل پر ایک آیت القاء ہوتی ہے اور اصل معنے سے پھر کر کوئی اور مقصد اس سے ہوتا ہے ۔ مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کے الہامات کی مثالیں ص ۲۶۱

۱۱ - قرآن کریم کا فیضان بندہ پر یہ ہوتا ہے کہ اس سے مکالمہ طیبہ الٰہیہ شروع ہوتا ہے ص ۳۲۷

۱۲ - **قرآن کریم کا عظیم الشان کام** ۔ راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی مخالفانہ فلسفی خیالات کی بیخکنی قرآن نے ہی کی ۔ عیسائیوں کو بھی اس زمانہ میں قرآن کریم نے ہی پسپا کیا ۔ ایسا ہی قرآن کریم نے ہندوؤں پر بھی بہت سی صداقتیں ظاہر کیں ۔

ص ۳۸۱ - ۳۸۴

۱۳ - قرآن کریم اور حدیث کا مقام

(۱) قرآن کریم یقینی اور قطعی اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ کلام الٰہی ہے ۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حروف گنے ہوئے اور تحریف سے محفوظ ہے ۔ لیکن احادیث تو انسانی دخل سے بھری ہوئی ہیں ص ۳۸۴ و ص ۶۱۵

(۲) قرآن و حدیث کا مرتبہ ص ۳۰۴ و ص ۶۰۹

(۳) اکثر احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں ۔ ص ۴۵۳

(۴) قرآن مجید کے الفاظ اور ترتیب الفاظ اور محفوظیت تامہ کا اہتمام خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اور حدیثوں کا انسانوں نے جو سہو و نسیان سے بری نہیں ۔ ص ۶۱۵

(۵) ۔ قرآن مجید سے متعارض حدیثوں کی مثالیں ۔ ص ۶۰۹ - ۶۱۰

۱۴ - **قرآن شریف کی وہ تیس آیتیں جن سے مسیح ابن مریم کی وفات ثابت ہوتی ہے** ۔ ص ۴۲۳ - ۴۳۸

۱۵ - قرآنی معارف

خدا تعالیٰ کی عنایات خاصہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس نے علم حقائق و معارف قرآنی مجھ کو عطا کیا ہے ۔ جو حسب آیت لا یمسّہ الّا المطہرون مطہرین کی ایک عظیم الشان علامت ہے اور معارف قرآنی بیان کرنے کے لئے دعوتِ مقابلہ ص ۴۴۳

۱۶ - **ضلالت کا باعث** ۔ قرآن شریف کی دلوں میں عظمت باقی نہ رہنا اس زمانہ کی ضلالت کا سب سے بڑا باعث ہے ۔ ص ۴۵۲

۱۷ - قرآن شریف کی عظمت اس کے اپنے بیان سے ص ۴۵۲

۱۸ - وہ آیات جن میں قرآن کو نُور ۔ حَکَم اور

ک

کرامت

کشف و کشوف

کشوف کی تعبیر

آنحضرتؐ کا اس سے ملک عرب مُراد لینا ص۲۰۵

۲۔ مکاشفات نبویہ کو ظاہر پر محمول اور اس پر اصرار نہ کرنے کی نصیحت۔ ص۲۱۷

"کلب یموت علیٰ کلب"

اس الہام میں حروف تہجی کے اعداد کے لحاظ سے ۵۲ سال میں ایک دشمن کی موت کی خبر ص۱۹۰

کلمۃ اللّٰہ

آیت الیہ یصعد الکلم الطیب میں رُوح کا نام کلمہ رکھا اور تمام ارواح کلمات اللّٰہ ہیں جو بحکم و باذن الہٰی رُوح کا لباس پہن لیتے ہیں اور ارواح طیبہ فنا فی اللّٰہ ہو کر پھر رُوح کی حالت سے باہر آکر کلمۃ اللّٰہ بن جاتی ہے۔ ص۳۲۳-۳۲۴

گ

(مسٹر) گریفن

ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر اور ریاست بھوپال اور راجپوتانہ کے ریذیڈنٹ رہ چکے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب "پنجاب کے رؤساء" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بھی مختصر حالات لکھے ہیں۔ حاشیہ ص۱۵۹

(مرزا) گل محمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑدادا تھے حاشیہ ص۱۶۱

گلیڈسٹون

وزیر اعظم حکومت انگلستان کو دعوت اسلام بذریعہ خط و اشتہار حاشیہ ص۱۵۶

ل

لوٹا پھیرنا

قرآن شریف یا لوٹے کو حرکت دیکر جو چور کا پتہ نکالتے ہیں حقیقت میں عمل الترب کی ایک شاخ ہے اگرچہ اس کی شرائط ضروریہ نہ پائے جانے سے غلطی واقع ہو تو ہو لیکن بہت سے تجارب صحیحہ سے اس کی اصلیت ثابت ہو چکی ہے ص۵۰۵

لیلۃ القدر

۱۔ ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے ص۱۵۷

۲۔ لیلۃ القدر کی تاثیریں۔ ہمارے نبیؐ کی لیلۃ القدر کا دامن آپ کے زمانہ سے لیکر قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جو کچھ انسانوں میں دلی اور دماغی قویٰ کی جنبش اس زمانہ سے آج تک ہو رہی ہے لیلۃ القدر کی تاثیریں ہیں اور جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب پیدا ہوتا ہے تو یہ تحریکیں بڑی تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں۔ ص۱۵۸

۳۔ نائب رسولؐ کے وقت کی لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیلۃ القدر کی ایک شاخ یا اس کا ظل ہے۔ ص۱۵۹

۴۔ لیلۃ القدر کے جو معنے پہلے علماء نے کئے ہیں وہ بجا اور مسلّم ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کا نام بھی الہام الٰہی سے لیلۃ القدر ظاہر کیا گیا ہے۔ ص۳۲۰

لیلۃ مبارکۃ

لیلۃ مبارکۃ کے ایک تو مشہور معنے ہیں دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت کی رات ہے۔ اور اس کا دامن قیامت کے دن تک پھیلا ہوا ہے ص۳۷۵

م

مامور من اللّٰہ

۱۔ مامور الٰہی جو آسمان سے آتا ہے اس کے وجود سے

مثیلِ مسیح

مجدد

محدث

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد اسمٰعیل

محمد حسین بٹالوی (ابوسعید)

محمد یوسف

مسیح السماء

مسیح موعودؑ

ایسے طور سے جو اسکی صفات وحدانیت و تقدس و کمال کے منافی و مغائر نہ ہو۔ اور کسی دوسرے کی وکالت یا کارسازی کا اس میں کچھ دخل نہ ہو۔ حاشیہ ص ۲۶۱

معراج

۱۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا ص ۱۲۶ حاشیہ

۲۔ معراج میں مسیح کو دوسرے انبیاء کی طرح دیکھنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر نہ گئے تھے اور دوسرے انبیاء کی طرح وفات یافتہ تھے ص ۱۵۳ و ص ۱۵۴ و ص ۴۳۸

۳۔ معراج میں صحابہؓ کا اختلاف۔ کوئی جسمانی معراج کا قائل تھا کوئی اُسے خواب بتاتا تھا۔ ص ۴۲۲

۴۔ معراج سے متعلق تقریباً تمام صحابہؓ رفع جسمی کے عقیدہ کے خلاف حضرت عائشہؓ کا اُسے رؤیا صالحہ قرار دینا اور کسی کا اس اجماع کی مخالفت پر تکفیر نہ کرنا۔ ص ۲۴۷ و ص ۲۴۸ و ص ۲۵۰

۵۔ صحیح بخاری میں ہی معراج سے متعلقہ احادیث میں ایسا تعارض پایا جاتا ہے جو کسی طرح دُور نہیں ہو سکتا۔ ص ۶۱۳

۶۔ معراج کی احادیث کا تعارض دُور کرنے کے لئے جو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ پانچ معراج ہوئے۔ اس جواب سے تعارض دُور نہیں ہوتا ص ۶۱۶ - ۶۱۸

ملا علی قاری

امام ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دجال کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے خواب یا کشف کی حالت میں دیکھا تھا اور لفظ کانّی اسکا مؤید ہے۔ ص ۱۹۹ و ص ۲۱۷ و ص ۳۶۹

ملہم

کامل ملہم پر عجائبات مخفیہ قرآنی ظاہر ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ملہم کے دل پر آیات قرآنی القا ہوتی ہیں۔ ص ۲۶۱

مماثلت اور مشابہت

مماثلت علت غائی میں ہوتی ہے۔ درمیانی افعال کی مماثلت معتبر نہیں ہوتی۔ آنحضرتؐ مثیل موسیٰؑ تھے لیکن آپ نے عصا اور ید بیضا کا معجزہ نہیں دکھایا اسجگہ بھی علت غائی میں مشابہت مراد ہے۔ اور وہ نصرت الٰہی ہے۔ ص ۳۹۸ و ص ۵۰۹

منظوم کلام

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو اُبال ص ۵۱۳

موت

مَمات کے معنے نَامَ سونے کے بھی ہیں۔ کافر کا نام بھی مردہ رکھا ہے اور قریب الموت کا نام بھی میت ہے۔ ص ۴۴۵

موسیٰؑ

حدیث میں حضرت موسیٰؑ کا قول ربّ لم اظن ان یرفع علیّ احد ص ۲۷۹

مولوی

نفسانی مولویوں اور خشک زاہدوں کی بُری حالت کا ذکر ص ۱۰۵

۲۔ مولویوں کو نشان نمائی کے لئے مقابلہ کی دعوت اس تحریر کے مخاطب مولوی محی الدین عبدالرحمٰن لکھو والے

مہدی

ن

نائب رسول اللہ

(میر) ناصر نواب

نبوت

نبی

نزول مسیح

۱۱ ۔ **لفظ نزول اختیار کرنے میں حکمت ۔**

نصرت الٰہی

نصیحت

بدظنی اور بدگمانی کرنیوالوں کو لا تقف ما لیس لکم
بہ علم کی نصیحت ۔ ص ۱۰۴

نظم کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال
ص ۵۱۳ و ۵۱۴

نعمان بن المنذر

زرارہ صحابیؓ نے نعمان کو خواب میں دیکھا اور آنحضرتؐ نے
اس سے ملک عرب مراد لیا ۔ ص ۲۰۵

نکتہ چین ۔ ۱ ۔ ہم اور ہمارے نکتہ چین
۲ ۔ نکتہ چینیوں کا جواب ۔
(الف) اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت مخالف حکم
قرآن مجید سخت الفاظ استعمال کئے جن سے مشتعل
ہوکر انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی بے ادبی کی ۔
اور گالیاں دیں اور اس کا جواب ص ۱۰۵ ۔ ۱۱۵
(ب) مالیخولیا یا جنون ہو جانیکی وجہ سے مسیح موعود
ہونیکا دعوی کر دیا ہے اور اس کا جواب ص ۱۲۱

نماز

۱ ۔ قرآن شریف کی جگہ حدیث پڑھ کر نماز نہیں ہو سکتی ص ۳۸۴
۲ ۔ انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کیلئے اس کے
التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے ص ۵۴۰
۳ ۔ خدا تعالی پر سچا ایمان رکھنے کی یہ علامت ہے کہ
جب خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز
سے روک نہیں سکتیں ۔ ص ۵۴۰

نور افشاں ۔ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۲ اپریل
۱۸۹۱ء کے اس اعتراض کا جواب کہ صعود مسیح الی السماء
کے گیارہ شاگرد بچشم دید گواہ ہیں ۔ ص ۲۵۳

نور الدین ۔ (۱) حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب
کی درخواست کہ مسلم کی حدیث میں لفظ دمشق اور دیگر
چند مجمل الفاظ کے انکشاف کیلئے جناب الہی میں توجہ
کی جائے ۔ حاشیہ ص ۱۳۵
۲ ۔ مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی کا ذکر خیر ۔
(الف) ان کے مال سے جسقدر مجھے مدد پہنچی ہے
وہ بے نظیر ہے ۔ ص ۵۲۰
(ب) انہوں نے ایسے وقت میں مجھے بلا تردد
قبول کیا جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں
بلند ہونیکو تھیں ۔ اور بہتیروں نے باوجود
بیعت عہد کے بیعت فسخ کر دی تھی ۔ اور
بہتیرے سست اور متذبذب ہوگئے تھے ۔
تب سب سے پہلے آپ کا ہی خط دعوی مسیح موعود
کی تصدیق میں قادیان پہنچا ۔ ص ۵۲۰ ۔ ۵۲۱
(ج) ڈاکٹر جگن ناتھ کے سامنے کہا کہ میرے ہاتھ پر
اللہ تعالی آسمانی نشان دکھانے پر قادر ہے ۔ اگر
نہ دکھائیں تو پانچہزار روپیہ بطور جرمانہ ڈاکٹر صاحب
کو ادا کر دونگا ۔ ص ۵۲۱
(د) مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ
ہیں ۔ ص ۵۲۲ نیز دیکھو ص ۶۲۳
(ھ) حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کا خط ایک
سائل کا جواب مشتمل بر اثبات صداقت دعاوی
حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں اولیاء امت کے اعلی
مقام کا ذکر ۔ اور حضرت خضر کو امت محمدیہ میں سے

۳۔ اکثر صحابہؓ مسیح اور دجال معہود کا فوت ہو جانا مانتے رہے ہیں۔ ص۲۵۴

۴۔ وفات مسیح اور ابن مریم مسیح موعود اور الدجال اور مسئلہ نبوت وغیرہ سے متعلق

سوالات اور ان کے جوابات

سوال ۱۔ مسیح ابن مریم کی وفات قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے؟ آیت رافعک الیّ۔ بل رفعہ اللہ الیہ اور آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم سے اسکا آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ ص۲۶۴

الجواب تین آیات قرآنی سے وفات مسیح پر استدلال اور لفظ توفّی اور رفع کے معنے پر تفصیلی بحث ص۲۶۵-۲۷۷

سوال ۲۔ اس سوال کا جواب کہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ موعود مسیح ابن مریم سے مراد اس کا مثیل ہے۔ ص۲۷۷

سوال ۳۔ مسیح کے دوبارہ آنیکے ابطال کے لئے یہ دلیل کہ وہ جنت میں داخل ہونیکے بعد مطابق آیت وما ھم منھا بمخرجین دنیا میں واپس نہیں آسکتے صحیح نہیں۔ کیونکہ عزیر نبی سو برس تک مرنے کے بعد زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئے۔ نیز یہ عقیدہ حشر و نشر اور یوم الحساب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے عقیدہ سے منافی ہے اور اسکا تفصیلی جواب ص۲۸۰-۲۸۸

اس مسئلہ کے بارے میں آیات اور احادیث میں جو بظاہر تعارض پایا جاتا ہے۔ اس کا جواب ص۲۸۲ اور یہ کہ عزیر اس دنیا میں واپس نہیں آئے تھے۔ ص۲۸۷

سوال ۴۔ آیت وان من اھل الکتٰب الّا لیؤمننّ بہ قبل موتہ سے مسیح ابن مریم کی زندگی پر استدلال کا تفصیلی جواب۔ ص۲۸۸

اس سوال کا جواب کہ کیا خدا قادر نہیں کہ مسیح کو دوبارہ زندہ کر کے اس دنیا میں لے آوے۔ ص۲۹۹، ص۳۸۷

ہاں فوت شدہ مسیح کے آنیکا کوئی ذکر نہیں لیکن کیا خدا قادر نہیں کہ اپنے ایک بندہ میں ایسی رُوح ڈال دے جس سے وہ ابن مریم کے روپ میں ہی ہو جاوے جو ابن مریم کی سیرت رکھتا ہے وہ ابن مریم ہی ہے۔ ص۳۸۸

سوال ۵۔ اس سوال کا جواب کہ نزول ابن مریم کی حدیث میں ابن مریم سے مراد اس کا مثیل سلف وخلف میں سے کسی نے مراد نہیں لیا۔ ماسوا اس کے نصوص کو بغیر قرائن قویہ کے ظاہر پر حمل کرنے پر اجماع ہے۔ ص۳۰۶-۳۱۳

سوال ۶۔ اس سوال کا جواب کہ احادیث میں یہ نہیں لکھا کہ مثیل مسیح ابن مریم آئیگا

بلکہ لکھا ہے کہ مسیح ابن مریم آئیگا - بائبل کے حوالجات جواب میں پیش کئے گئے ہیں -
ص ۳۱۳ - ۳۱۵

(ب) اس سوال کا جواب کہ کیوں ابن مریم کے لفظ کو اس کے ظاہری اور متبادر معنوں سے پھیرا جاوے
ص ۳۱۴

(ج) اس سوال کا جواب کہ صریح لفظوں کی کیوں تاویل کی جائے - کیوں نہ مثیل مسیح کا ذکر کر دیا -
ص ۳۷۹

(د) مسیح ابن مریم کا لفظ اختیار کرنے کی وجہ -
ص ۳۸۰

سوال ۷ - اس سوال کا جواب کہ اگر مثیل مسیح اور بھی آ سکتے ہیں تو کیا اُن میں سے آپ ہی موعود ہیں یا سب موعود ہو سکتے ہیں -
ص ۳۱۵ - ۳۱۸

خلاصہ جواب - انجیل اور احادیث صحیحہ کا موعود تو آ گیا - مگر ممکن ہے بعض حدیثیں جو مسیح موعود سے متعلق ہیں وہ ظاہری لحاظ سے بھی ہمارے کسی کامل متبع کے ذریعہ جو فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ظاہری رنگ میں پورا کر دے - کیونکہ ایسا شخص جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے -
ص ۳۱۶

سوال ۸ - اس سوال کا جواب کہ جب بوقت نزول قرآن عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہی دوبارہ آئیں گے تو ان کے عقیدہ کی تردید کیوں نہ کی - اور حدیثوں میں ابن مریم کے آنے کا وعدہ کیوں کیا گیا -
ص ۳۱۸ - ۳۱۹

سوال ۹ - اس سوال کا جواب کہ لیلۃ القدر کے اَور معنے کر کے نیچریت اور باطنیت کا دروازہ کھول دیا -
ص ۳۱۹

سوال ۱۰ - اس سوال کا جواب کہ ملائک اور جبرئیلؑ کے وجود سے انکار کیا ہے - اور ان کو "توضیح مرام" میں صرف کواکب کی قوتیں ٹھہرایا ہے -
ص ۳۲۰

سوال ۱۱ - اس سوال کا جواب کہ رسالہ "فتح اسلام" میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے -
ص ۳۲۰

سوال ۱۲ - اس سوال کا جواب کہ آیت انّه لعلم للساعة فلا تمترن بها سے مسیح کا قیامت کے قریب نزول ثابت ہوتا ہے -
ص ۳۲۱

سوال ۱۳ - اس سوال کا جواب کہ الہام جس کی بنا پر اجماع امت سے خروج کیا ہے - خود بے اصل اور بے حقیقت چیز ہے - جس کا ضرر اس کے نفع سے بڑھ کر ہے -
ص ۳۲۶

سوال ۱۴ - اس سوال کا جواب کہ قرآن میں مسیح کی موت کا کوئی مقرر وقت

نہیں بتایا گیا ۔ پس حدیثوں اور قرآن کا تعارض دُور کرنے کے لئے یہی راہ ہے کہ ان کی موت کا زمانہ بعد از نزول قرار دیا جائے۔
ص ۳۳۰

سوال ۱۵ ۔ (الف) اس سوال کا جواب کہ مسیح ابن مریم نے تو بہت سے معجزات دکھا کر منجانب اللہ ہونے کا ثبوت دیا ۔ آپ نے کیا ثبوت دیا ۔ آپ کے مثیل مسیح ہونے سے ہمیں کیا فائدہ ہوا ؟ ص ۳۳۴

اولیاء الرحمٰن کی بیس علامات سے عاجز کو حصّہ وافر ملا ہے ۔ ص ۳۳۹

سوال ۱۶ ۔ اس سوال کا جواب کہ انجیل میں جلالی ظہور لکھا ہے ۔ لیکن اسوقت اس کی کوئی علامت آپ میں موجود نہیں ۔ اور نہ ہی دنیا نے قبول کیا ہے ص ۳۴۰

جلالی ظہور کے متعلق انجیلی آیات کی تشریح
ص ۳۴۰ و ص ۴۶۹

سوال ۱۷ ۔ اس سوال کا جواب کہ اس وقت مثیل مسیح کے آنے کی کیا ضرورت تھی ۔ ص ۳۴۲

سوال ۱۸ ۔ اس سوال کا جواب کہ ابن صیاد کو مسیح الدجال قرار دینے سے جو بعض روایات کے مطابق گم ہوگیا اور قیامت کے قریب ظاہر ہوگا مسلم کی دمشق والی حدیث کو نقصان پہنچتا ہے ۔ ص ۳۴۳

سوال ۱۹ ۔ اس سوال کا جواب کہ اگر مسیح ابن مریم درحقیقت فوت ہوگیا ہے تو کیا تیرہ سو برس کی بات کہ مسیح زندہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا آج غلط ثابت ہوگئی ؟
ص ۳۴۵

۵ ۔ **وفاتِ مسیح** کا اس عاجز کے ہاتھ پر قطعی طور پر ثابت ہوجانا ایک کرامت ہے ۔ ص ۳۴۵

۶ ۔ اس وہم کا جواب کہ کتابوں میں ابن مریم کا اترنا لکھا ہے ۔ اور مردہ اس دنیا میں زندہ ہوکر نہیں آسکتا ۔ ص ۳۴۶ و ص ۳۸۷

۷ ۔ اس سوال کا جواب کہ مسیح ابن مریم اور دجّال کے ساتھ احادیث میں مثیل کا لفظ کیوں زائد نہ کیا گیا ؟ ص ۳۶۱ و ص ۳۷۹

۸ ۔ **وفاتِ مسیح** کا اثبات دجال پر برچھی کے حملہ سے کم نہیں ۔ ص ۳۶۱

۹ ۔ اس سوال کا جواب کہ اگر آپ مسیح ابن مریم کے رنگ میں آئے ہیں تو آپ کے مقابل پر دجال کون ہے ؟ ص ۳۶۳ - ۳۶۸

۱۰ ۔ اس سوال کا جواب کہ اگر وفاتِ مسیح مان لیں تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ ان کے قائم مقام بنا کر بھیجے گئے ہیں ؟ ص ۳۹۸

۱۱ ۔ نیچریوں کے اس خیال کا ردّ کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں جو صحاح میں موجود ہیں وہ تمام غلط خبریں ہیں ۔
ص ۳۹۹

ولی اللہ

ولید بن مغیرہ

ھ

ہجرت نبویؐ

ہدایت علی

ہندو

ہیرودیس

ی

یاجوج ماجوج